50305 ـ بیوی کو " تم میری ماں جیسی ہو " کہہ دیا

سوال

ایك بیوی کو اس کے خاوند نے کہہ دیا کہ: تم میرے لیے میری ماں اور بہن جیسی ہو، تو کیا یہ طلاق شمار ہو گی یا کہ اس کا کوئی کفارہ ہے، اور اس کا کفارہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یہ الفاظ طلاق شمار نہیں ہوتے، بلکہ یہ ظہار کے وہ الفاظ ہیں جو صریح الفاظ میں شامل نہیں، بلکہ اس سے ظہار وغیرہ کا احتمال ہوتا ہے.

دوم:

ان الفاظ کا حکم یہ ہے کہ اس میں متکلم (یعنی کلام کرنے والے خاوند) کی نیت اور اس پر دلالت کرنے والے قرائن کو دیکھا جائیگا.

رہی نیت؛ تو ہو سکتا ہے خاوند کی اس کلام کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس پر اس کی ماں کی طرح حرام ہے، تو اس طرح یہ ظہار ہو گا.

اور ہو سکتا ہے کہ اس نے اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کی عزت و اکرام اور محبت میں ماں کی طرح ہے تو اس طرح یہ ظہار نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر کچھ مرتب ہوتا ہے.

رہا قرینہ؛ تو کلام کا سیاق و سباق اور حادثہ جس میں خاوند نے اس سے ظہار کا ارادہ کیا دلالت کرتا ہے تو اس طرح یہ ظہار ہوگا، قرینہ کی مثال یہ ہے کہ: اگر خاوند اور بیوی کا آپس میں جھگڑا اور توتکار ہو جائے تو خاوند نے اسی دوران بیوی سے یہ کہا کہ: تو مجھ پر میری ماہ کی طرح ہے، تو اس کلام کے سیاق سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس نے ظہار کا ارادہ کیا ہے تو اس طرح ظہار ہوگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ: تو مجھ پر میری ماں اور بہن کی طرح ہے تو اس کا حکم کیا ہو گا ؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر اس کا مقصود یہ تھا کہ عزت و اکرام کے اعتبار سے تو مجھ پر میری ماں اور بہن کی طرح ہے، تو اس پر کچھ نہیں، اور اگر اس کا مقصد ماں اور بہن کو نکاح کے اعتبار سے تشبیہ دینے کا ہو تو یہ ظہار ہے اس لیے اس کے ذمہ وہ کچھ ہو گا جو ظہار کرنے والے کے ذمہ ہوتا ہے، اور اگر وہ اس کو رکھنا چاہے تو ظہار کا کفارہ دیے بغیر اس کے قریب نہیں جا سکتا " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری ابن تیمیہ (34 / 5).

اور ایك دوسری جگہ پر یہ کہتے ہیں:

" اور اگر اس نے یہ چاہا کہ وہ میرے نزدیك میری ماں کی طرح ہے، یعنی اس سے ہم بستری کرنے اور اس سے استمتاع کرنے میں ماں کی طرح ہے یا وہ کچھ جو ماں کی حرمت ہوتی ہے تو وہ ماں کی طرح ہی ہے وہ اس سے استمتاع حاصل نہیں کر سکتا، تو یہ ظہار ہے اس پر وہی کچھ واجب ہو گا جو ظہار کرنے والے پر ہوتا ہے.

وہ اس کے لیے کفارہ دینے سے قبل حلال نہیں ہوگی، یا تو وہ ایك غلام آزاد کرے، اور اگر غلام نہ پا سکے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (34 / 7).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر اس نے یہ کہا کہ: تو مجھ پر میری ماں جیسی ہے، یا میری ماں کی طرح ہے، اور اس سے ظہار کی نیت کی تو عام علماء کی نظر میں یہ ظہار ہو گا، جن میں ابو حنیفہ، اور صاحبین، اور امام شافعی، اسحاق رحمہم اللہ شامل ہیں.

اور اگر اس سے عزت و توقیر اور ا کرام کی نیت کی، یا پھر یہ کہ وہ بڑی ہونے کے اعتبار سے ماں کی طرح، یا صفت کے اعتبار سے ماں کی طرح کی نیت کی تو یہ ظہار نہیں ہوگا، اور اس میں اس کی نیت کا اعتبار کیا جائیگا " اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (11 / 60).

یعنی اس میں نیت کی تحدید کے لیے خاوند کی طرف رجوع کیا جائیگا کہ اس نے کیا نیت کی تھی، کسی اور کی طرف

رجوع نہيں ہو گا.

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" اگر خاوند اپنى بيوى كو يہ كہے: ميں تيرا بھائى ہو، يا تو ميرى بہن ہے، يا تو ميرى ماں ہے، يا ماں كى طرح ہے، يا تو ميرے ليے ميرى ماں جيسى ہے، يا ميرى بہن جيسى ہے، تو اگر خاوند نے اس سے يہ مراد ليا كہ وہ عزت و تكريم اور صلہ رحمى اور احترام ميں ماں يا بہن جيسى ہے، يا اس كى كوئى نيت ہى نہ ہو اور نہ ہى كوئى ايسا قرينہ ہو جو ظہار پر دلالت كرتا ہو تو اس سے ظہار نہيں ہوگا، اور نہ ہى اس پر كچھ لازم آتا ہے.

ليكن اگر اس نے ان كلمات سے ظہار مراد ليا ہو، يا پھر اس پركوئى قرينہ دلالت كرتا ہو، مثلا يہ كلمات غضب كى حالت ميں، يا پھر اسے بطور دھمكى كہے گئے ہوں، اور يہ حرام ہے، اس پر توبہ كرنا لازم ہے، اور بيوى سے تعلقات قائم كرنے سے قبل كفار ادا كرنا لازم ہے، يعنى ايك غلام آزاد كرنا، اگر اس كى استطاعت نہ ہو تو دو ماہ كے مسلسل روزے ركھنا، اور اگر اس كى بھى استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسكينوں كو كھانا كھلانا ہو گا. اھ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 274).

خلاصہ يہ ہوا كہ:

جب خاوند اس كلام سے ظہار كا ارادہ كرے، يا پھر اس پر كوئى قرينہ دلالت كرتا ہو تو يہ ظہار ہوگا، اور اس كے علاوہ باقى حالتوں ميں ظہار نہيں، اور نہ ہى اس كے نتيجہ ميں كچھ لازم آتا ہے.

سوم:

ظہار كرنا حرام ہے، اللہ سبحانہ وتعالى نے اسے منكر اور قول زور سے تعبير كيا ہے، اللہ تعالى كا فرمان ہے:

جو لوگ تم ميں سے اپنى بيويوں سے ظہار كرتے ہيں وہ در اصل ان كى مائيں نہيں، بلكہ ان كى مائيں تو وہ ہى ہيں جنہوں نے انہيں جنم ديا ہے، اور يقينا يہ لوگ برى بات اور جھوٹ كہتے ہيں المجادلة (2).

اس ليے جو شخص بھى اپنى بيوى سے ظہار كرے اسے كفارہ كے ساتھ ساتھ اللہ تعالى سے توبہ كرنى چاہيے.

چہارم:

جب خاوند بيوى كو ركھنا چاہے اور اسے طلاق نہ دے تو بيوى سے ظہار كرنے والے خاوند پر كفارہ واجب ہوتا ہے، اور كفارہ ادا كرنے سے قبل اپنى بيوى سے جماع كرنا حلال نہيں، اور كفارہ يہ ہے كہ يا تو ايك غلام آزاد كيا

جائے، اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، اس کی دلیل درج ذیل آیت ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کر لیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایك دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل (تعلقات قائم کرنے سے قبل) ایك غلام آزاد کرنا ہے، اس کے ذریعہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے ہاں جو شخص نہ پائے تو اس کے ذمہ دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھنا ہیں اس سے قبل کہ وہ آپس میں ایك دوسرے کو ہاتھ لگائیں (تعلقات قائم کریں) اور جو شخص اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یہ اس لیے کہ تم اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لا کر اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو، اور یہ اللہ تعالی کی مقرر کردہ حدود ہیں، اور کفار کے لیے المناك عذاب ہے المجادلۃ (3 ـ 4).

واللہ اعلم .